تم میں اختلاف ڈالنے والے غیروں کے ایجنٹ ہیں

امام خمینی

اسلام، شیعہ، ایران

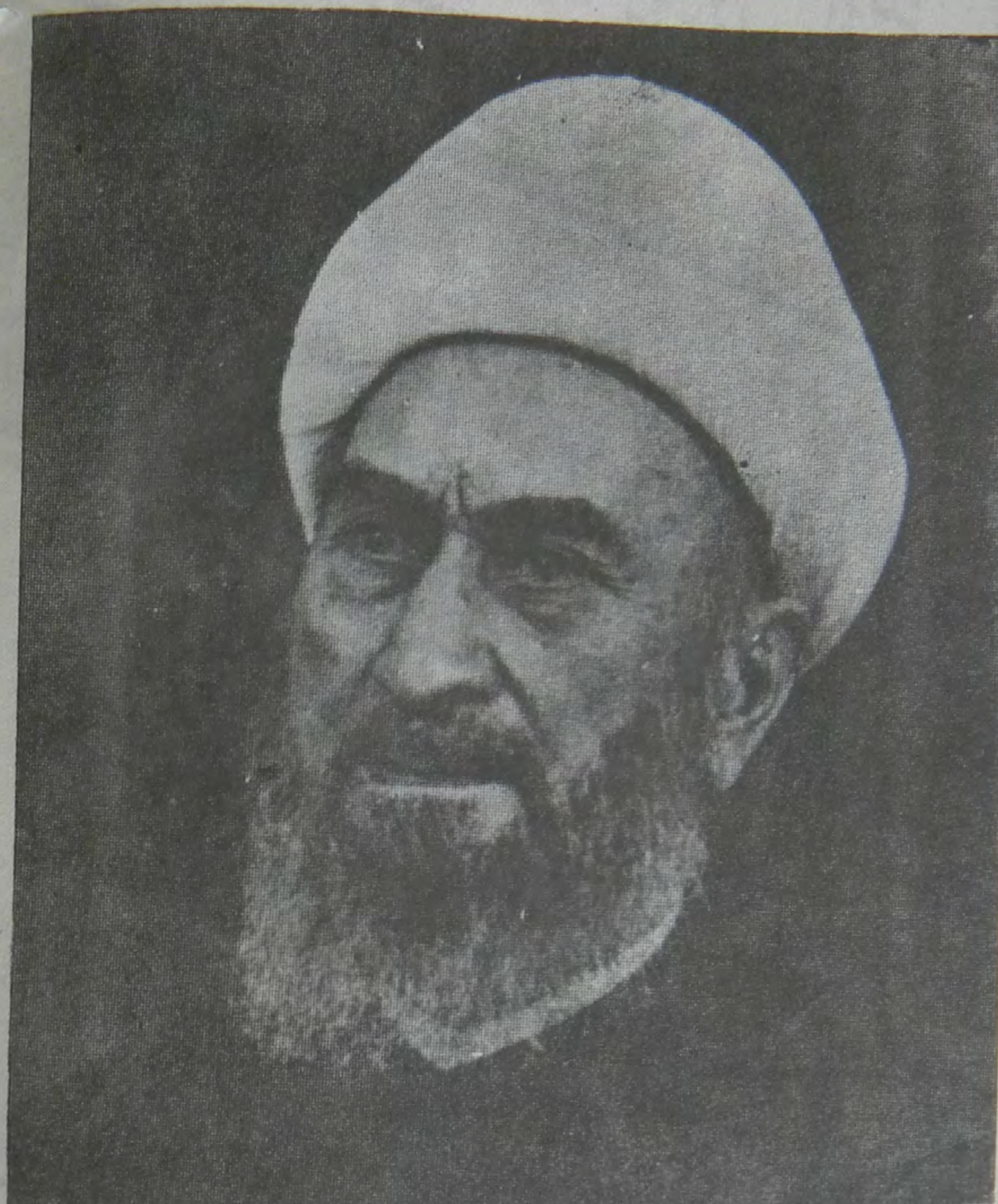
اتحاد بین المسلمین کی ضرورت
اور شیعی عقائد پر مدلل دستاویز

تالیف

محمد حسنین السابقی پرنسپل جامعہ ثقلین ملتان

نشریہ منتظر شیعہ آرگنائزیشن

مال رود طخیر لو پمیرس (سندھ)



میں نے شیعہ سُنّی نفرت کو محبت اور اخوت میں بدل دیا ہے جس کی
وجہ سے مجھے مصلح کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آیت اللہ میرزا حسن الاحقاقی الحائری دام ظلہ

پیش گفتار

غالباً ۱۹۳۵ء کے لگ بھگ جب صہیونیت کی مسلم کش سرگرمیوں کے خلاف منظم منصوبہ بندی کے سلسلہ میں فلسطین کی مقدس مسجد الاقصیٰ میں موتمر علماء اسلام کا ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مفتی سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین مرحوم نے تمام مسلم ممالک کے علماء و مندوبین کو دعوت دی تھی۔ اتفاق سے اس روز جمعہ تھا اور تمام علماء اہل سنت جن کی تعداد پانچ سو سے زیادہ تھی سب سے پہلے باالتفاق رائے نماز جمعہ شیعہ مجتہد آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء علی المقامہ کی اقتداء میں ادا کی اور وہاں اتحاد بین المسلمین کا وہ پُرکیف اور رُوح پرور منظر رونما ہوا جس سے برطانوی سیاست لرزہ براندام ہوئی اور اس کو یہ خطرہ نظر آنے لگا کہ اگر یوں ہی سُنّی شیعہ علماء نے متحد ہو کر کام کیا تو ان کی طاقت استعماری مقاصد کے لئے پروانۂ مرگ ثابت ہو گی چنانچہ انہوں نے ایک ایجنٹ اسعاف نشاشیبی کو اونے پونے داموں میں خرید کر اس کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی کہ وہ سُنّی شیعہ کے درمیان شدید منافرت پیدا کرنے کی کوشش تیز تر کر دے۔ چنانچہ اس نے شیعوں کے خلاف الاسلام الصحیح نامی کتابچہ لکھا اور تفرقہ پرداز قسم کے طبلچیوں نے اس کو خوب ہوا دی ادھر چند سال بعد محب الدین خلیب نامی ایک ایجنٹ نے بھی اس شر انگیز کاروائی میں حصہ لیا مگر عرب اور مصر کے سُنّی علماء چونکہ نہایت ہی سنجیدہ اور صحیح فکر کے مالک تھے انہوں نے اس قسم کے فتنے کو اُبھرنے سے روک دیا اور مصر میں جامع الازہر کی طرف سے سُنّی شیعہ علماء کی متفقہ کوششوں سے دار التقریب بین المذاہب الاسلامیہ نامی تنظیم معرض وجود میں آئی جس سے اتحاد بین المسلمین کی شاندار اور خوشگوار فضا رونما ہوئی اور فقہ جعفریہ کو پانچویں اسلامی فقہ تسلیم کر کے اس کی باقاعدہ جامع الازہر مصر میں تدریس شروع کر دی گئی۔

اسی عرصہ میں ایران میں سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت امام خمینی کے زیر قیادت اسلامی

انقلاب رونما ہوا جس نے وحدتِ اسلامی میں نہایت ہی موثر کردار ادا کیا چالیس ممالک سے آئے ہوئے اسلامی مندوبین اور علماء و دانشوران نے بچشم خود ملاحظہ کیا کہ ایران میں سُنّی شیعہ منافرت ختم ہو گئی۔ دُنیا بھر کے مشاہیر علماء نے بیانات جاری کئے کہ یہ انقلاب خالصتاً اسلامی انقلاب ہے اور تمام مسلمانوں کو اس کی تقلید کرنی چاہیئے ادھر چند ماہ قبل پاکستان میں صدر جمہوری اسلامی ایران حجۃ الاسلام سید علی خامنہ ای تشریف لائے تو مسلمانوں نے بلا تفریق لاکھوں کی تعداد میں ان کے کردار گفتار رفتار ہی اسلامی طرزِ زندگی کی جھلک دیکھی تو ایک مرتبہ پھر استعماری ایوان کے گماشتوں کو اپنے ناپاک منصوبے خطرہ میں نظر آنے لگے اور وہ محسوس کرنے لگے کہ اگر تمام عالمِ اسلام متحد ہو کر نعرہ تکبیر کی گونجوں میں سڑکوں پر آ گیا تو سامراج کا جنازہ نکل جائے گا۔ انہوں نے سابقہ رویہ کے مطابق چند شر پسند ملاؤں کی جیب گرم کر کے ان کو سُنّی شیعہ منافرت کی آگ بھڑکانے پر مامور کر دیا اور ملک کے طول و عرض میں شیعوں کے خلاف قرار دادیں پاس ہونے لگیں ادھر ایک گمنام یا پردہ نشین تنظیم مجاہدین ناموس صحابہ کرام پاکستان کے نام سے ایک بتیس صفحات پر مشتمل پمفلٹ نشر ہوا کہ شیعہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم ہیں جس میں فقہ جعفریہ اور شیعہ اور پھر انقلابِ اسلامی ایران کے خلاف خوب زہر فشانی کی گئی اور ہندو پاک کے تقریباً اٹھارہ بیس تنگ نظر ملاؤں کے فتاویٰ پیش کئے گئے کہ شیعہ کافر ہیں۔ اگرچہ اس قسم کی شر انگیز حرکات ہر شکست خوردہ ٹولہ کی مجبوری ہوا کرتی ہیں جن کو درخور اعتناء نہیں سمجھنا چاہیئے مگر اسلام آباد اور پنڈی کے مومنین کرام کے پُر اصرار پر اس کا مہذب جواب دینا ضروری نظر آیا اور ہم نے باوجود سفر زیارت مشاہد مشرفہ کے لئے پا برکاب ہونے کے چند دنوں میں از راہ عجلت اس کتابچہ کو مرتب کیا ہے اُمید ہے کہ اس سے تخریب پسند ٹولہ کے شبہات کو رد کرنے میں کافی مدد ملیگی اور شیعہ سُنّی نوجوان ذہنوں سے تعصب کی خلش ختم ہونے میں کافی حد تک معاونت حاصل ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ وعلیہ توکلت والیہ انیب ۔

محمد حسین السّابقی ۴ شعبان ۱۴۰۶ھ

فقہ جعفریہ کی حقیقت کیا ہے ؟

مذہب شیعہ اثنا عشریہ میں "شریعت" ان احکام کا نام ہے جو کتاب وسنت کی اس تشریح پر مبنی ہوں جو اہل بیت اطہارؑ سے منقول ہے چونکہ آنحضرتؐ نے بار ہا ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو گرانمایہ چیزیں چھوڑ رہا ہوں اللہ کی کتاب اور عترت اہل بیتؑ اسلام کے احکام وسنن کے متعلق آنحضرتؐ کے ارشادات وفرمودات کی تدوین کا سلسلہ سب سے پہلا حضرت امیر المومنینؑ نے جاری فرمایا آپ نے جو کتاب احادیث کے متعلق تالیف فرمائی وہ امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس محفوظ تھی اور آپ نے حکم بن عنیبہ کوفی کو دکھائی اور فرمایا یہ جناب رسول اللہ کی املاء اور امیر المومنینؑ کی تحریر ہے۔ (کتاب الشیعۃ وفنون الاسلام ص۲۴ طبع ایران) پھر جناب امیرؑ کے صحابی اور خازن بیت المال ابو رافع نے کتاب السنن والاحکام اور کتاب قضایا امیر المومنین لکھی اور میثم تمار نے بھی کتاب الاحادیث لکھی امام محمد باقر علیہ السلام کے دور تک فقہ اہل بیتؑ کی تدوین میں کافی کچھ لکھا گیا مگر امام جعفر صادق علیہ السلام کا دور سیاسی طور پر بنی امیہ و بنی عباسیہ کی باہمی کشمکش کا دور تھا جس کی وجہ سے علوم دین کی نشر واشاعت میں کافی آزادی مل گئی ابن عقدہ ہمدانی کوفی ۳۳۳ھ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے چار ہزار تلامذہ کے حالات و مصنفات کا ذکر کیا ہے جو امام سے باقاعدہ درس فقہ وحدیث لیا کرتے تھے اور حسن بن علی بن وشا کوفی کا بیان ہے میں نے مسجد کوفہ میں نو سو مشائخ حدیث کو درس حدیث دیتے ہوئے دیکھا جو سب کے سب حدثنی جعفر بن محمد کہہ کر حدیث بیان کرتے تھے۔ تاریخ کوفہ براقی ص۴۱۳

اگرچہ جناب امیرؑ کے دور سے امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ تک علم فقہ اہل بیت پر متعدد کتب لکھی جا چکی تھیں مثلاً جامع الفقہ تالیف ثابت بن ہرمز بن مقدام شاگرد امام زین العابدینؑ کتاب شرائع الایمان تالیف محمد بن معافی غلام امام جعفر صادق علیہ السلام کتاب جامع ابواب الفقہ علی بن ابو حمزہ شاگرد امام جعفر صادقؑ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے شاگرد عبداللہ بن مغیرہ نے

فقہ میں تیس کتب تالیف کیں (رجال نجاشی) اس موضوع پر کل کتب فقہ کی تعداد چار سو تھی جن کو فقہاء اصول اربعۃ مائۃ کے نام سے یاد کرتے ہیں ان ہی کتب سے ہماری کتب اربعہ کی تالیف ہوئی جو فقہ جعفریہ کے احکام میں استنباط کے سلسلہ میں بنیادی کتب سمجھی جاتی ہیں اگرچہ بعد میں علامہ مجلسی نے بحار الانوار اور علامہ شیخ محمد بن حسن حر عاملی نے الوسائل اور محسن کاشانی نے الوافی اور آقا نوری نے مستدرک الوسائل لکھ کر فقہ جعفریہ کو ہر لحاظ سے منظم اور منضبط کر دیا اور فقہاء و مجتہدین کو استنباط کے لئے کافی سے زیادہ علمی ذخائر سے مالا مال کر دیا ہے اور آخر میں اہلِ سنّت کی عالمی دینی یونیورسٹی نے فقہ جعفریہ کو باقاعدہ اسلامی فقہ تسلیم کر کے اس کو نصاب میں داخل کر دیا ہے اور نکاح، طلاق وغیرہ کے کئی فقہی مسائل جو فقہ جعفریہ سے ماخوذ ہیں ان کو حکومت مصر نے اسلامی آئین کا جزو قرار دے دیا ہے باوجود اس کے پمفلٹ میں یہ دعویٰ کہ فقہ جعفریہ دشمنانِ اسلام کی اختراع ہے اور فقہ جعفریہ کے نام سے ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اسلامی نظام کو ناکام بنانے کی سازش ہے یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جو سراسر لاعلمی اور جہالت یا تجاہل عارفانہ پر مبنی ہے۔ ہم آگے بتائیں گے کہ اکابر علماء اہل سنّت فقہ جعفریہ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

فقہ جعفریہ عالمی طور پر پانچویں اسلامی فقہ ہے

علامہ مُبارک بن مُحمّد بن اثیر جزری کا بیان

اہلِ سنّت کے جلیل القدر عالم محدث مؤرخ متکلم ابو سعادات مبارک بن ابو الکرم محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد ابن اثیر جزری متوفی ۶۰۶ھ ابن کثیر نے کتاب البدایۃ و النہایہ جلد ۱۳ صہ ۵۴ میں ان کو عظیم مفسر محدث نقیبہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ کان ذا دین متین یضرب بہ المثل یہ پختہ دین رکھنے والے تھے جن کی شخصیت کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے ان کی بسوط ترین

وأوّلنا الحديث عليه : بقيت المذاهب الأخرى خارجةً عن احتمال الحديث لها وكان ذلك طعناً فيها .

فالأحرى والأجدر : أن يكون ذلك إشارة إلى حدوث جماعة من الأكابر المشهورين على رأس كل مائة سنة ، يجددون للناس دينهم . ويحفظون مذاهبهم التي قلّدوا فيها مجتهديهم وأئمتهم (١)

ونحن نذكر الآن المذاهب المشهورة فى الإسلام التى عليها مدار المسلمين فى أقطار الأرض . وهى مذهب الشافعي ، وأبى حنيفة ، ومالك ، وأحمد رضى الله عنهم ، ومذهب الإمامية . ومن كان المشار إليه من هؤلاء على رأس كل مائة سنة . وكذلك من كان المشار إليه من باقى الطبقات .

وأما من كان قبل هذه المذاهب المذكورة : فلم يكن الناس مجتمعين على مذهب إمام بعينه . ولم يكن قبل ذلك إلا المائة الأولة . وكان على رأسها من أولى الأمر : عمر بن عبد العزيز . ويكفى الأمة فى هذه المائة وجوده خاصة . فإنه فعل فى الإسلام ما ليس بخاف .

وكان من الفقهاء بالمدينة : محمد بن على الباقر ، والقاسم بن محمد بن أبى بكر الصديق ، وسالم بن عبد الله بن عمر

وكان بمكة منهم : مجاهد بن جبر ، وعكرمة مولى ابن عباس ، وعطاء بن أبى رباح .

عكس صفحه مذكوره از كتاب جامع الاصول ابن اثير

جزرى . مطبوعه مصر

کتاب جامع الاصول فی احادیث الرسولؐ جس میں موطأ صحیح مسلم سنن ابوداؤد اور نسائی و ترمذی کی احادیث کو جمع کر دیا ہے۔ سن ۱۹۵۰ء میں مصر سے طبع ہوئی ہے نگرانِ طبع شیخ الازہر عبدالمجید سلیم اور محقق و محشی محمد حامد فقی رئیس جماعت انصار السنۃ المحمدیہ مصر ہیں کتاب کے جلد اوّل ص۶ پر علاّمہ محمد حامد فقی نے لکھا ہے کہ اس کتاب کی طباعت مملکت سعودیہ عربیہ کی وزارتِ مال کے رئیس شیخ عبداللہ سلیمان حمدان نے جلالۃ الملک عبدالعزیز بن سعود کے تعاون سے کرائی ہے اور ہم عبدالعزیز آل سعود کے تعاون پر ان کے لئے دُعاگو ہیں۔ ابن اثیر نے جامع الاصول جلد ۲ ص۲۲ میں لکھا ہے (از مطبوعہ بار دوم احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۸۰ء)

نحن نذكر الآن المذاهب المشهورة فی الاسلام التی علیها مدار المسلمین فی اقطار الارض وهی مذهب الشافعی وابی حنیفة ومالك واحمد رضی الله عنهم و مذهب الامامیة : ہم یہاں اب اسلام کے ان مشہور مذاہب کا ذکر کرتے ہیں جن پر زمین کے تمام اطراف میں مسلمانوں کا دار و مدار ہے اور وہ مذہب یہ ہیں مذہب شافعی مذہب ابوحنیفہ مذہب مالک مالک احمد اور مذہب امامیہ پھر انہوں نے مجددین مذہب امامیہ میں امام محمد باقرؑ امام علی بن موسیٰ رضاؑ ابوجعفر محمد بن یعقوب رازی کلینی صاحب کافی اور سیّد مرتضیٰ موسوی کو امامیہ کے مجددین مذہب میں شمار کیا ہے اور یہاں سے ثابت ہوا کہ چھٹی صدی اسلامی کے عظیم علماء اور آج مملکت سعودیہ کے سابق حکمران مرحوم عبدالعزیز آل سعود اور جامع الازہر کے شیخ اکبر عبدالحمید سلیم مرحوم اور وزارتِ مال سعودی کے رئیس سلیمان حمدان اور انصار سنّت محمدیہ مصر کے رئیس محمد حامد فقی نے تسلیم کیا ہے کہ مذہب امام جعفر صادق علیہ السلام پوری روئے زمین پر پانچواں اسلامی فقہی مذہب ہے اور چند شر پسند ملاؤں کے فتاوی تکفیر سے اس کی اہمیت میں کوئی فرق نہیں آتا اور اس سے فقہ جعفریہ کی عظمت پر

کوئی حرف نہیں آتا۔

۲:۔ فقہ جعفریہ پر عمل کرنا ہر مسلمان کا دینی حق ہے اسلام میں کسی خاص فقہ کی پابندی واجب نہیں شیخ جامعۃ الازہر محمود شلتوت مرحوم کا بیان

عالمی اسلامی اور قدیمی دینی مرکزی درسگاہ جامعۃ الازہر مصر کے شیخ اکبر علامہ محمود شلتوت اپنے دفتر سے جاری کردہ فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

انّ مذهب الجعفرية المعروف بمذهب الشيعة الامامية الاثناعشرية مذهب يجوز التعبد به شرعاً كسائر مذاهب اهل السنة فينبغي للمسلمين ان يعرفوا ذلك وان يتخلصوا من العصبية بغير الحق لمذاهب معينة فما كان دين الله و ما كانت شريعة بتابعة لمذهب او مقصورة على مذهب : تحقیق مذہب جعفریہ جو کہ مذہب شیعہ اثناء عشریہ کے نام سے مشہور ہے اس کے مطابق عبادت کرنا اسی طرح شرعاً صحیح ہے جس طرح کہ باقی مذاہب اہل سنۃ کے مطابق صحیح ہے مسلمانوں کو یہ بات جاننا چاہیئے اور ناحق تعصب سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ کا دین اور اس کی شریعت کسی خاص مذہب کی تابع اور پابند نہیں ہے

عکس فتویٰ مفتیٔ مصر علامہ محمد شلتوت شیخ الازھر

مكتب شيخ الجامع الأزهر

بسم الله الرحمن الرحيم

يحفظ بدار التقريب

نص الفتوى

التى أصدرها السيد صاحب الفضيلة الأستاذ الاكبر

الشيخ محمود شلتوت شيخ الجامع الأزهر

فى شأن جواز التعبد بمذهب الشيعة الامامية

....

قيل لفضيلته :

" ان بعض الناس يرى أنه يجب على المسلم لكى تقع عباداته ومعاملاته على وجه صحيح أن يقلد أحد المذاهب الأربعة المعروفة وليس من بينها مذهب الشيعة الامامية ولا الشيعة الزيدية ، فهل توافقون فضيلتكم على هذا الرأى على اطلاقه فتمنعون تقليد مذهب الشيعة الامامية الاثناعشرية مثلا .

فأجاب فضيلته :

١ ـ ان الاسلام لايوجب على أحد من أتباعه اتباع مذهب معين بل نقول : ان لكل مسلم الحق فى أن يقلد بادئ ذى بدء أى مذهب من المذاهب المنقولة نقلا صحيحا والمدونة أحكامها فى كتبها الخاصة ولمن قلد مذهبا من هذه المذاهب أن ينتقل الى غيره ـ أى مذهب كان ـ ولاحرج عليه فى شيء من ذلك

٢ ـ ان مذهب الجعفرية المعروف بمذهب الشيعة الامامية الاثناعشرية مذهب يجوز التعبد به شرعا كسائر مذاهب أهل السنة .

فينبغى للمسلمين أن يعرفوا ذلك ، وأن يتخلصوا من العصبية بغير الحق لمذاهب معينة ، فما كان دين الله وما كانت شريعته بتابعة لمذهب ، أو مقصورة على مذهب ، فالكل مجتهدون مقبولون عند الله تعالى يجوز لمن ليس أهلا للنظر والاجتهاد تقليدهم والعمل بما يقررونه فى فقههم ، ولا فرق فى ذلك بين العبادات والمعاملات .

محمود شلتوت

... ...

السيد صاحب السماحة العلامة الجليل الاستاذ محمد تقى القمى

السكرتير العام

لجماعة التقريب بين المذاهب الاسلامية

سلام الله عليكم ورحمته أما بعد فيسرنى أن أبعث الى سماحتكم بصورة موقع عليها من الفتوى التى أصدرتها فى شأن جواز التعبد بمذهب الشيعة الامامية ، راجيا أن تحفظوها فى سجلات دار التقريب بين المذاهب الاسلامية التى أسهمنا معكم فى تأسيسها ووفقنا الله لتحقيق رسالتها .

والسلام عليكم ورحمة الله "

شيخ الجامع الأزهر

فقہ جعفریہ دیگر اسلامی فقہوں کی نسبت مدلّل اور مقاصد شریعت کے مطابق ہے، شیخ الازہرؒ کا بیان

نیز دار التقریب بین المذاہب الاسلامیہ مصر کے آرگن رسالۃ الاسلام قاہرہ العدد ۲ السنۃ ۱ الصفحہ ۲۱۷ پر شیخ الازہر کا جو انٹرویو شائع ہوا تھا اس میں انہوں نے مذہب شیعہ اور فقہ جعفریہ کے متعلق مندرجہ ذیل ریمارک پیش کیے۔

کلنا مسلمون ومذاھبنا جمیعاً تنبثق من اصل واحد ھو رسالۃ محمد کتاب اللہ وسنۃ رسولہ ونزاع ماسنۃ والشیعۃ من عصبیۃ انتھزھا الاعداء والمستعمرون للتفریق بین الشعوب الاسلامیۃ الواحدۃ وان الاستعمار یحاول ان یجد ثقوباً فیفذ منھا الیٰ وحدۃ المسلمین۔ لقد رجحت مذھب الشیعۃ خصوصاً لقوۃ الدلیل فی کثیر من مسائل المسلمین وان الباحث المستوعب سیجد فی مذھب الشیعۃ مایقوی دلیلہ ویلتئو مع اھداف الشریعۃ من صلاح الاسرۃ والمجتمع وانا افتی فی کثیر من المسائل بمذھب الشیعۃ مثلاً الطلاق الثلاث بلفظ واحد فانہ یقع فی اکثر المذاھب السنیۃ ثلاثۃ وفی مذھب الشیعۃ یقع واحدۃ وقد رایٔ القانون العمل بہ واصبح الفتوی بمذھب اھل السنۃ لا یقام لھا وزن فی نظر القضاء الشرعی السنی (ترجمہ) ہم سب کے سب مسلمان ہیں اور ہم سب کے مذاہب ایک ہی اصل سے رونما ہوتے ہیں جو کہ آنحضرتؐ کا منشور ہے یعنی کتاب اللہ اور سنت محمدیؐ سُنّی اور شیعہ کے مابین تنازع محض تعصب کی وجہ سے ہے جس کو دشمنوں اور استعماریوں نے وحدت اسلامی میں سوراخ کر کے اس میں نفوذ کرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے میں نے بذاتِ خود دلیل کی قوت کو تسلیم کرتے ہوئے مسلمانوں کے بہت

سے مسائل میں مذہب شیعہ کی فقہ جعفریہ کو ترجیح دی ہے اور مذہب شیعہ میں دقت کے ساتھ وسیع مطالعہ کرنے والا محسوس کرتا ہے کہ اس کی دلیل مضبوط ہوتی ہے اور مثلاً خاندان اور اجتماع کی اصلاح کے بارے میں اور مقاصد شریعت کے عین مطابق ہے میں بہت سے مسائل میں مذہب شیعہ کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں مثلاً ایک ہی لفظ سے تین طلاقیں دینا اکثر سُنّی مذاہب میں اس سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں لیکن مذہب شیعہ میں ایک ہی رجعی طلاق واقع ہوتی ہے اور مصری اسلامی قانون بھی اس پر عمل کر رہا ہے جبکہ سنّی مذہب کا فتویٰ سنّی شرعی ہائیکورٹ کی نظر میں شیعہ فقہ کے نظریہ کے مقابلہ میں بے وزن رہ جاتا ہے۔

فقہ جعفریہ کو دیگر اسلامی فقہی مذاہب کے ساتھ نصاب جامع الازہر مصر میں شامل کر دیا گیا" وزیر اوقاف مصر علامہ احمد حسن باقوری کا بیان

دار التقریب کے اہم رکن اور مصر کے سابق وزیر اوقاف احمد حسن باقوری ازہری جنہوں نے فقہ جعفریہ کی مشہور کتاب مختصر النافع کو محکمہ اوقاف کی طرف سے طبع کرا کر مُفت تقسیم کرایا ہے وہ اس کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

نجد ان المدی بین الشیعة والسنة کالمدی بین المذهب الفقهی لا بی حنیفة و للمالك او الشافعی ونحن نری الجمیع سواء فی نشدان الحقیقة وان اختلفت الاسالیب ونری الحصیلة العلمیة لهذا الجد الفقهی جدیرة بالحفاوة وادمان النظر و احسان الدراسة فهی تراث علمی مقدور مشکور فرائیت ان قتولی وزارة الاوقاف ضم المذهب الفقهی الشیعی للشیعة الامامیة لالی فقه المذاهب الاربعة المدروسة فی مصر۔

ہم شیعہ اور سنّی میں وہی فرق محسوس کرتے ہیں جو کہ مذہب حنفی امام ابو حنیفہ اور امام مالک یا امام

فعی کے مابین ہے یہ سب لوگوں کو تلاش حقیقت میں برابر مصروف کار ہیں۔ اگرچہ ان
طریقے مختلف ہیں اور ہم یہ دیکھتے ہیں فقہ جعفریہ کی کوششوں کا علمی ماحصل اس قابل
ہے کہ اس کا احترام کیا جائے اور اس پر غور کیا جائے اور اس کو اچھی طرح پڑھا جائے چونکہ
بھی ایک قابل قدر وشکر علمی میراث ہے۔ میں نے یہ طے کیا کہ وزارت اوقاف شیعہ امامیہ
فقہ کو مصر میں پڑھائے جانے والے دیگر چاروں فقہی مذاہب کے ہمراہ تدریس میں شامل
رے۔

ہب جعفری دیگر اسلامی مذاہب کی طرح اجتہادی مذہب ہے،

ڈاکٹر عمر فرّوخ مصری

عرب دنیا کے مشہور مفکر دکتور عمر فروخ لکھتے ہیں: فی الاسلام مذاہب
لکی والحنفی والشافعی والحنبلی والجعفری وجمیع ھذہ المذاہب فی الاسلام
اب اجتہاد ولیست فرقاً تجعل من الدین الواحد ادیاناً کثیرۃ فان الاصلاح
تجدید فی الاسلام یتناول ردّ المسلمین الی حقیقۃ الاسلام وان الاسلام
س بحاجۃ الی تجدید ولکن المحتاج الی التجدید والتجدد ھم جانب
المسلمین وجانب من الفقہاء مجلۃ الفیصل العدد ۳۰ ص ۲۴/۲۵ مطبوعہ ۱۹۷۹ء

ترجمہ: "اسلام میں متعدد مذاہب ہیں، مالکی حنفی شافعی حنبلی اور جعفری اور یہ تمام
ب الاسلام میں اجتہاد کے دروازے ہیں اور فرقے نہیں ہیں کہ ایک دین سے کئی دین
کئے گئے ہوں۔ اسلام میں تجدید کا مطلب یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو حقیقتِ اسلام کی
دیا جائے بذاتِ خود اسلام تجدید کا محتاج نہیں ہے بلکہ
مانوں اور خصوصاً علماء مسلمین کی تجدید و تجدّد کی ضرورت ہے۔

جامعۃ الازہر امامیہ برادری کو محبت کا تحفہ پیش کرتا ہے اور وحدت واخوت کی دعوت دیتا ہے"

امام اکبر جامع الازہر عبد الحلیم محمود

۱۹۷۷ء میں جامع الازہر کے امام اکبر شیخ عبد الحلیم محمود نے تہران کے شیعہ عالم شیخ حسن سعید کے نام جاری کردہ تحریری پیغام میں ارشاد فرمایا: ان الازھر لا یحمل الی اخواننا الامامیۃ الا کل ودّ ونحن الآن فی دور ندعو فیہ الی الوحدۃ والاخوۃ ازہر اپنے امامیہ بھائیوں کی طرف محبت کا تحفہ پیش کرتا ہے ہم اس دور سے گزر رہے ہیں جس میں ہم سب اسلامی برادری کو دعوت اتحاد واخوت دیتے ہیں۔

۲۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء ماخوذ از کتاب الرسول یدعوکم صہ ۱۸۵ طبع تہران

مذہب امامیہ کتاب و سنت اور مضبوط دلیل کی بنیاد پر قائم ہے

شیخ الازہر محمد فحام

۱۳۹۶ھ میں شیخ الازہر محمد الفحام نے علامہ حسن سعید کے نام جاری کردہ پیغام میں تحریر فرمایا: رحم اللہ الشیخ شلتوت الذی التفت الی ھذا المعنی الکریم فخلدہ فی فتواہ الصریحۃ حیث قال بجواز العمل بمذھب الشیعۃ الامامیۃ باعتبارہ مذھبا فقھیا اسلامیا یقوم علی الکتب والسنۃ والدلیل والاست

اللہ سابق شیخ الازہر محمود شلتوت مرحوم پر رحم فرمائے جو اتحاد اسلامی کے مقدس مفہوم کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے واضح تاریخی تابندہ فتوی میں فرمایا ہے کہ مذہب امامیہ شیعہ کے مطابق عمل کرنا جائز ہے کیونکہ یہ ایک اسلامی مذہب ہے جو کہ کتاب و سنت اور مضبوط دلیل پر قائم ہے۔"





اتحاد بین المسلمین کے سلسلہ میں،
جامع الازہر مصر میں شیعہ سنّی علماء کا شاندار اجتماع

شیعوں پر جھوٹی تہمتیں لگانے والے امت مسلمہ کے حق میں گستاخی کرتے ہیں

علامہ جلیل امام محمد غزالی مصری شافعی

مصر کے جلیل القدر اہل سنت کے محقق علامہ شیخ محمد غزالی کتاب دفاع عن العقیدۃ والشریعۃ مطبوعہ دار الکتب الحدیثۃ مصر ۱۹۷۵ء صفحہ ۲۶۴ صفحہ ۲۶۵ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

انی آسف لان بعض من یرسلون الکلام علی عواھنہ یسوقون التھم جزافاً غیر مبالین بعواقبھا دخلوا فی میدان الفکر الاسلامی فاساؤا الی الاسلام وامتہ شر اساءۃ من ھولاء من یقول ان للشیعۃ قرآن آخر یزید وینقص عن قرآننا المعروف ان المصحف واحد یطبع فی القاھرۃ فیقدسہ الشیعۃ فی النجف او طھران ویتداولون نسخہ بین ایدیھم وفی بیوتھم دون ان یخطر ببالھم شئ بتۃ الا توقیر الکتاب فلم الکذب علی الناس وعلی الوحی ان الشیعۃ یومنون برسالۃ محمد ویرون شرف علی فی انتماء الی ھذا الرسول وفی استمساکہ بسنتہ وھو کسائر المسلمین لا یرون احداً فی الاولین والآخرین اعظم من الصادق الامین الواقع ان الذین یرغبون فی تقسیم الامۃ لما لم یجدوا لھذا التقسیم سبباً معقولاً لجاؤا الی افتعال اسباب الفرقۃ فاتسع لھم میدان الکذب حین ضاق امامھم میدان الصدق (ترجمہ) مجھے بعض لوگوں پر شدید افسوس ہوتا ہے جو بلا تحقیق بات کر جاتے ہیں اور نتائج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تہمتیں ہانک دیتے ہیں یہ لوگ فکر اسلامی کے میدان میں داخل ہو گئے مگر انہوں نے اسلام اور امت مسلمہ کے حق میں سخت گستاخی کی ہے میں نے ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ شیعوں کا قرآن کوئی اور ہے جو ہمارے اس مشہور قرآن سے ناقص ہے حالانکہ یہاں قاہرہ میں ایک قرآن چھپتا ہے تو شیعہ اس کا احترام کرتے ہیں چاہے وہ نجف میں ہوں یا تہران میں اور اس کے نسخوں کو ہاتھوں

ہیں لیتے ہیں اور گھروں میں رکھتے ہیں اور کسی کے دل میں کوئی ایسا خیال تک نہیں آتا سوائے کتاب اللہ کی توقیر و تعظیم کے ان کا کوئی مقصد نہیں ہوتا لوگوں پر اس قسم کی کذب بیانی اور وحی پر ایسے دروغ گوئی آخر کس لئے ہے. شیعہ محمدؐ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور حضرت علیؑ کا شرف اس وجہ سے مانتے ہیں کہ وہ رسولؐ کی طرف نسبت رکھتے ہیں اور علیؑ کو سنت محمدیہ سے متمسک ہونے کی وجہ سے قابل احترام سمجھتے ہیں اور شیعہ دیگر مسلمانوں کی مانند اولین و آخرین میں سے کسی کو حضرت صادق امینؐ رسول سے افضل و برتر نہیں مانتے اور یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ امتِ اسلامیہ میں تفریق چاہتے ہیں جو اس تفریق کا کوئی حیلہ نہیں پاتے تو اسباب تفریق کے لئے من گھڑت باتیں گھڑ لیتے ہیں اور ان کے لئے جھوٹ کا میدان کھل جاتا ہے اور صدق کا میدان ان کے لئے تنگ ہو جاتا ہے"

جیسا کہ پمفلٹ مذکور میں فتویٰ باز ملاؤں نے جا بجا شیعوں کو اس سے متہم کیا ہے کاش یہ لوگ اپنے مرکز سے سبق حاصل کرتے!

شیعہ امامیہ پاکیزہ مذہب رکھتے ہیں اِس لئے ہم نے مصر کے عائلی قوانین میں فقہ جعفریہ کے احکام کو شامل کیا ہے،

مصر کے معروف علامہ شیخ شعراوی ازہری کا بیان

علامہ شیخ شعراوی نے مصر کے مشہور رسالہ الاہرام السنۃ ۱۰۳ العدد ۳۲۹۳۲ میں شیعہ امامیہ اور ان کی فقہ جعفریہ کے متعلق مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے.

الشیعۃ الامامیۃ الاثنی عشریۃ واما مھو جعفر الصادق وھو احد اساتذۃ الامام ابو حنیفۃ وھولاء الامامیۃ الجعفریۃ الذین نوضح انھم من ارباب المذھب النقیۃ ھم الذین اصدر شیخنا المرحوم شیخ الازھر

محمود شلتوت فتواہ المشہورۃ فی صحۃ التعبد علیٰ مذہبہم معللاً ذالک بانہ من المذاہب الاسلامیۃ الثابتۃ بالاصول المعروفۃ المصادر المتبعۃ لسبیل المومنین لقد اخذنا فی مصر طائفۃ من الاحکام فی قوانین الاحوال الشخصیۃ عن الشیعۃ الامامیۃ ومنہا بعض احکام الطلاق والقول بالوصیۃ الواجبۃ فی المیراث شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ان کے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام ہیں جو امام ابوحنیفہ کے استاد تھے اور یہ وہی امامیہ جعفریہ ہیں جن کے متعلق ہم وضاحت کرتے ہیں کہ یہ لوگ پاکیزہ مذاہب والوں میں سے ہیں اور انہیں کے متعلق ہمارے شیخ شیخ الازہر محمود شلتوت نے اپنا مشہور فتویٰ صادر کیا کہ ان کے مذہب کے مطابق عبادت کرنا جائز ہے کیونکہ یہ ثابت اصول اور مشہور مصادر پر مبنی اسلامی مذاہب میں سے ایک مذہب ہے جو کہ مومنین کے لئے قابل اتباع ایک راستہ ہے اور ہم نے مصر میں شخصی احوال کے قوانین میں شیعہ امامیہ کے کچھ احکام شامل کر لئے ہیں کچھ احکام طلاق اور میراث میں وصیت واجب کا قول"

ابتدائے اسلام سے آجتک سنّی شیعہ حرمین شریفین جمع ہوتے ہیں اور مناسک حج بجالاتے ہیں جبکہ کافر ومشرک کو مسجد الحرام میں داخل ہونے کی قرآنی ممانعت ہے

الاستاد العلامہ شیخ عبدالرحمٰن خیّر عالم دمشق شام کا بیان

آپ نے رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے جاری کردہ فتویٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے اور شیعوں کی حمایت میں دلائل دیتے ہوئے لکھا اجمع المسلمون فی جمیع عصورھم من اجتماع علمائھم وعامتھم فی الحرمین الشریفین کل عام منذ بدء الاسلام حتی الیوم لاداء مناسک الحج والعمرۃ والزیارۃ لا فرق فی ذالک

بین سنیھم شیعیھو فلا یری الآن العمل بما ورد فی سورۃ البرائۃ من منع المشرکین دخول المسجد الحرام اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ابتداء اسلام سے آج تک ہر زمانہ میں علماء و عوام مناسک و حج و عمرہ و زیارت کیلئے حرمین شریفین میں جمع ہوتے ہیں اور اس سلسلہ میں سنی و شیعہ میں کوئی امتیاز نہیں ہے جبکہ اگر ہم شیعہ کو کافر و مشرک قرار دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اب سورہ برأت کے اس حکم پر عمل نہیں کیا جا رہا جس میں مشرکین کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے۔

فتویٰ صادرہ از دمشق ۲۷ شوال ۱۳۹۴ھ ماخوذ از کتاب الرسول یدعوکم حسن سعید ص ۱۹۴ طبع تہران

قدیمی اسلامی مرکز شام اور مصر کے علماء محققین اور شیوخ جامع الازہر تو اس قدر محبت و احترام کے ساتھ شیعہ کے ساتھ عملی اتحاد کر چکے ہیں اور افتراق کا بیج بونا اسلام دشمنی کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں مگر افسوس کہ ہمارے ہند و پاک کے بعض تنگ نظر اور متعصب علماء سنی شیعہ افتراق کو ہوا دے کر سامراجی اسلام دشمنی عناصر کے ہاتھ مضبوط کرنے میں مصروف عمل ہیں اور وہ اس حقیقت سے غافل ہیں کہ اس افتراق سے عالم اسلام ہی کمزور ہوگا اور استعمار کو ہی اس کا فائدہ پہنچے گا۔

شیعوں کے خلاف فتاویٰ تکفیر پر ایک نظر

مذکورہ پمفلٹ میں جو چند سترہ یا اٹھارہ علماء کی طرف سے شیعوں پر کفر کے فتاوی لکھے گئے ہیں ان میں سے کوئی بھی مجتہد نہیں ہے چونکہ اہل سنت میں آئمہ اربعہ کے بعد اجتہاد کا دروازہ بند ہے اور جب یہ کسی نہ کسی فقہی مکتب کے مقلد ہیں تو پھر ان کو آئمہ اربعہ کے فتاوی پیش کرنے کی ضرورت تھی حالانکہ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہاء اسلام اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے چنانچہ شرح فقہ اکبر ص ۱۸۹ میں موجود ہے: عن ابی حنیفۃ لو نکفر احداً من اہل القبلۃ وعلیہ اکثر الفقہاء ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ ہم نے اہل قبلہ میں سے

کسی کو کافر نہیں قرار دیا اور اکثر فقہاء کا یہی مسلک ہے کذا فی شرح المقاصد ج ۲ ص ۲۶۹ اشعری امام شافعی فخر الدین رازی سے بھی یہی منقول ہے کما فی شرح المقاصد۔ شارح مواقف جرجانی نے لکھا ہے کہ ان جمہور المتکلمین والفقہاء علی انہ لا یکفر احد من اھل القبلۃ (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۸) جمہور متکلمین اور جمہور فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ امام احناف محمد عبد الحئی فرنگی محلی نے جامع الفتاویٰ جلد دوم ص ۳۸۵ طبع لکھنؤ میں لکھا ہے جو شیعہ ضروریات دین کے منکر نہیں وہ کافر نہیں ہیں اور تبرائی شیعہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہیں۔

کتب صحاح ستہ کے مولفین شیعہ راویوں کی احادیث حجت سمجھتے ہیں

صحاح ستہ صحیح بخاری صحیح مسلم ترمذی ابن ماجہ نسائی ابوداؤد جن پر مذہب اہل سنت کے عقائد و احکام کا دار و مدار ہے یہ تمام حضرات شیعہ محدثین سے احادیث روایت کرتے ہیں ان کی کتب شیعہ راویوں کی احادیث سے بھری پڑی ہیں ظاہر ہے کہ ان کی نظر میں شیعہ کافر ہوتے تو کافر سے حدیث قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ہرگز جائز نہیں اگر باوجود اس کے تنگ نظر سنی علماء شیعوں کی تکفیر پر مصر ہیں تو وہ صحاح ستہ سے شیعہ راویوں کی احادیث کو خارج کر دیں اور جو حضرات ان پر عمل کر چکے ہیں وہ تجدید ایمان و نکاح کرائیں۔

صحاح ستہ کے بعض شیعہ راوی

اگر ہم صحاح ستہ کے شیعہ راویوں کی مکمل فہرست پیش کریں تو مبسوط کتاب کی ضرورت ہوگی ہم بطور مشتے از خروارے یہاں صرف چودہ محدثین کے حالات پیش کرتے ہیں تاکہ اہل سنت پر واضح ہو کہ ان کے اسلاف شیعہ کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے۔

۱۔ ابّان بن تغلب

جن کی احادیث کو نسائی، ترمذی ابن ماجہ اور ابو داؤد نے لیا ہے یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاگرد تھے اور امام سے تیس ہزار احادیث کے راوی تھے ان کو امام نے فرمایا اجلس فی مسجد المدینۃ وافت الناس احبّ ان یری فی شیعتی مثلک تم مسجد مدینہ میں بیٹھ کر فتویٰ دیا کرو میں پسند کرتا کہ اپنے شیعوں میں تم جیسے علماء کو دیکھوں تنقیح المقال جلد اوّل ص۲ ان کی احادیث شیعہ کتب اربعہ میں کثرت سے موجود ہیں اہل سنّت کے مستند ناقد علم رجال احمد بن عثمان ذہبی نے میزان الاعتدال جلد اول ص۵ (مطبوعہ عکسی مکتبہ اثریہ جامع مسجد اہل حدیث باغوالی سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ) میں ان کے حالات اس طرح لکھتے ہیں ابان بن تغلب الکوفی شیعی جلد لکنہ صدوق فلنا صدقہ و علیہ بدعۃ کان غالیًا فی التشیع والبدعۃ علی ضربین فبدعۃ صغریٰ کغلو التشیع و کالتشیع بلا غلو ولا تحرّف وھذا کثیر فی التابعین وتابعیھم مع الدین والورع والصدق فلو ردّ حدیث ھولاء لذھب جملۃ من الآثار النبویۃ وھذہ مفسدۃ بیّنۃ ابان کوفی دلیر شیعہ تھے مگر بہت سچے تھے ان کا سچ ہمارے لئے اور ان کی بدعت ان کے لئے ہے احمد بن حنبل ابن معین اور ابو حاتم نے ان کی توثیق کی ہے یہ غالی قسم کے شیعہ تھے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ بدعتی کی توثیق کیونکر صحیح ہے جبکہ اس کے لئے عدل و ایمان ضروری ہے تو ہم جواب دیں گے بدعت دو قسم کی ہوتی ہے بدعت صغریٰ و کبریٰ بدعت صغریٰ جیسے غالی شیعہ ہونا اور بلا غلو شیعہ و انحراف کا پایا جانا اور ایسی شیعیت تو تابعین و تبع تابعین میں کثرت سے پائی جاتی ہے مگر اس کے ساتھ دین پرہیز گاری صدق بھی تھا اگر ایسے شیعوں کی حدیث کو رد کر دیا جائے تو بہت سے آثار نبوی ضائع ہو جائیں جو کہ واضح مفسدہ ہے۔

۲:۔ اسماعیل بن ابان ازدی

امام بخاری کے شیخ حدیث تھے۔ بخاری نے کہا ہے کہ بہت صدق رکھتے تھے ذھبی نے کہا ہے کہ شیعہ تھے اور ان کی حدیث کو بخاری کے علاوہ ترمذی نے بھی لیا ہے میزان الاعتدال جلد اول ص ۲۱۲ طبع مذکور۔

۳:۔ اسماعیل بن زکریا خلقانی

ذہبی نے کہا شیعی صدوق تھے ارباب صحاح ستہ سب نے ان کی حدیث کو لیا ہے

انہوں نے ۱۷۴ھ میں بغداد میں وفات پائی میزان الاعتدال جلد ا ص ۲۲۸

۴:۔ اسماعیل بن عباد طالقانی

ان کی حدیث کو ابو داؤد ترمذی نے لیا ہے یہ بالاتفاق شیعہ اثنا عشری تھے ذہبی نے کہا ہے کہ یہ قابل شیعہ ادیب تھے میزان جلد ا ص ۲۱۲ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کان امامی المذھب و قد قال عبد الجبار القاضی لما تقدم للصلاۃ علیہ ما ادری کیف اصلی علی ھذا الرافضی یہ امامیہ مذہب کے تھے اور جب قاضی عبدالجبار ان کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو کہنے لگے میں نہیں جانتا کہ اس رافضی پر کس طرح نماز پڑھوں یہ شاعر تھے آئمہ اثنا عشر کی مدح میں ان کے قصائد الغدیر جلد ۴ ص ۶۷ طبع ایران میں ملاحظہ فرمایئے۔

۵:۔ اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی

یہ مسلم ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ نسائی کی احادیث کے راوی ہیں انہوں نے ابوہریرہ کا زمانہ پایا باوجود اس کے کہ ابن واقد نے ان کو صحابہ پر سب وشتم کرتے ہوئے دیکھا تاہم

احمد بن حنبل نے ثقہ اور ابن عدی نے صدوق کہا ہے تمام ارباب صحاح ستہ نے ان کی حدیث قبول کی ہے میزان الاعتدال ذہبی جلد اول ص ۲۳۷

۶:۔ ابو حمزہ ثمالی

ثابت بن دینار کوفی امام زین العابدین امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابی تھے کتب اربعہ شیعہ میں ان کی کثرت سے احادیث وارد ہیں تاہم سنن ترمذی میں ان کی احادیث منقول ہیں ذہبی نے ان کا رافضی ہونا لکھا ہے میزان الاعتدال ج ۱ ص ۱۶۳

۷:۔ ثویر ابن ابی فاختہ کوفی

جو بقول ذہبی کے رافضی تھے کتب اربعہ شیعہ میں ان کی احادیث مختلف آئمہ اہل بیت سے منقول ہیں اور ترمذی نے بھی ان کی حدیث قبول کی ہے میزان الاعتدال جلد اول ص ۲۷۵

۸:۔ جابر بن یزید جعفی کوفی مشہور محدث

مشہور محدث شیعہ جنہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پچاس ہزار احادیث نقل کی ہیں یہ امام محمد باقر کو وصی الاولیاء کہہ کر ان کی حدیث بیان کرتے تھے مگر اہل سنت نے ان کی حدیث لی ہے شافعی کا قول ہے کہ جابر کے خلاف کوئی بات نہ کی جائے شعبہ نے کہا وہ صدوق ہیں ذہبی نے الزام لگایا ہے کہ یہ صحابہ پر سب کرتے تھے مگر ابو داؤد اور ترمذی نے ان کی احادیث نقل کی ہیں سفیان وکیع شافعی شعبہ سب نے ان کی تعریف کی ہے۔ میزان الاعتدال جلد اول ص ۳۸۱

۹:۔ خالد بن مخلد قطوانی

امام بخاری کے شیوخ الحدیث میں سے ہیں ابن سعد نے طبقات جلد ۶ صہ ۲۸۳ پر لکھا ہے کہ یہ شیعہ تھے ابوداؤد نے کہا ہے کہ شیعہ تھے مگر صدوق تھے پھر بھی ان کی احادیث بخاری نے درج کی ہیں حالانکہ جوزجانی نے ان کو بدمذہب اور گالیاں دینے والا لکھا ہے میزان الاعتدال اوّل صہ ۶۴۰ تا صہ ۶۴۳

۱۰:۔ جعفر بن سلیمان ضبعی

ارباب صحاح ستہ کی احادیث کے راوی ہیں ابن معین، احمد جعفر نے ثقہ کہا ہے ابن سعد نے کہا ہے یہ شیعہ تھے احمد بن مقدام کا قول ہے کہ یہ رافضی تھے سہل بن ابی خدویہ نے کہا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم شیخین پر سب کرتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا سب تو نہیں کرتا البتہ تم چاہو تو بغض کہہ سکتے ہو ارباب سنن نے ان کی روایت قبول کی ہے۔ میزان الاعتدال اوّل صہ ۴۰۸

۱۱:۔ جمیع بن عمیر تیمی

ارباب صحاح ستہ کے راوی احادیث ہیں ابن حبان نے کہا کہ یہ رافضی تھے ابو حاتم نے کہا کہ یہ صالح الحدیث مگر خالص شیعہ تھے مگر کسی نے ان کو کافر کہہ کر ان کی روایات کو رد نہ کیا ان کے حالات ذہبی نے میزان الاعتدال صہ ۴۲۲ میں لکھتے ہیں۔

۱۲:۔ عبدالرزاق بن همام صنعانی

تمام صحاح ستہ نے ان کی احادیث نقل کی ہیں بخاری نے کہا کہ ان کی حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے حالانکہ ابن عدی نے کہا کہ یہ شیعہ تھے ابن معین نے کہا غالی شیعہ تھے مخلد شعری کہتے ہیں کہ معاویہ سے سخت نفرت کرتے تھے ایک مرتبہ کسی نے ان کے سامنے معاویہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا لا تقذر مجلسنا بذکر ولد ابی سفیان۔ ہماری مجلس کو ابوسفیان کے بیٹے کے ذکر سے گندہ نہ کرو میزان الاعتدال ذہبی جلد اول صـ۲۱۰ ابن اثیر نے کامل جلد ۶ صـ۲۹۱ میں ان کو شیعہ کہا ہے مگر صحاح ستہ ان کی روایت سے پُر ہیں۔

۱۳:۔ عبیداللہ بن موسیٰ عبسی کوفی

امام بخاری کے شیخ الحدیث تھے ذہبی نے کہا کہ شیخ البخاری ثقۃ ولکنہ شیعی متحرق یہ بخاری کے شیخ ہیں ثقہ ہیں مگر سخت جلے ہوئے شیعہ ہیں میزان الاعتدال جلد ۲ صـ۱۶

۱۴:۔ عدی بن ثابت

تمام صحاح ستہ نے ان کی حدیث لی ہے ذہبی نے کہا ہے عالم الشیعۃ وصادقہم وقاضیہم وامام مسجدہم ولو کان فی الشیعۃ مثلہ لقل شرّہم یہ شیعہ عالم صادق اور شیعوں کے قاضی اور ان کے امام مسجد تھے اگر شیعوں کے علماء ایسے ہوتے تو ان کا شر کم ہوتا ابوحاتم نے کہا ہے صدوق ہیں دارقطنی نے کہا ہے غالی رافضی ہیں مگر ثقہ ہیں۔ میزان الاعتدال جلد ۳ صـ۶۱ صحاح ستہ کے مولفین تو شیعہ راویوں کی احادیث کو قرآن کے بعد حجت مان رہے ہیں مگر پمفلٹ مذکور صـ۲۳ پر یہ فتویٰ ملا کہ بہتے پانی سے سؤر پانی پی لے تو اس سے وضو جائز ہے مگر شیعہ پانی پی لے تو وضو ناجائز ہے یہ دراصل

شیعہ کی نہیں بلکہ صحاح ستہ کی توہین کی گئی ہے اگرچہ صحاح ستہ میں شیعہ راویوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے ہم دامنِ قرطاس تنگ ہونے کی وجہ سے تفصیل پیش کرنے سے قاصر ہیں برادران اہل سنّت اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کے سلف صالح محدثین جن کی صحاح کو وہ قرآن کے بعد صحیح ترین کتب مانتے ہیں وہ شیعوں کے بارے میں کس قدر احترام اور حسن ظن رکھتے تھے اور آج شیعوں کو کافر کہنا درحقیقت صحاح ستہ کی ہی شدید توہین قرار پاتی ہے نہ شیعہ مذہب کی۔

شیعوں پر غلط اعتقادی الزامات پر محققانہ تبصرہ

پمفلٹ ہذا میں شیعوں کے خلاف جن الزامات کا اعادہ کیا ہے ان کے تفصیلی جوابات بارہا دیئے جاچکے ہیں تاہم مختصر اور جامع جوابات دوبارہ پیش خدمت ہیں۔

مسئلہ تحریف قرآن

مذکورہ پمفلٹ ص۲ ص۹ ص۱۰ پر شیعوں پر یہ الزام ہے کہ یہ لوگ موجودہ قرآن کی تحریف کے قائل ہیں حالانکہ شیعہ اعتقادات کی قدیمی کتاب عقائد شیخ صدوق متوفی ۳۸۰ھ میں باب ۳۳ میں موجود ہے اعتقادنا فی القرآن الذی انزل اللّٰہ علی نبیہ محمد هو ما بین الدفتین وهو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک ہمارا اعتقاد مقدار قرآن کے متعلق یہ ہے کہ جو قرآن اللہ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا وہ یہی قرآن ہے جو دو گتوں کے درمیان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور اس سے زیادہ نہیں ہے اہل سنت کے عالم محقق حافظ محمد اسلم جیراج پوری نے بھی تاریخ القرآن ص۶۲ میں یہ مان لیا ہے کہ ان کے ہاں یہی قرآن اللہ کی جامع کتاب ہے اور اس میں کمی بیشی نہیں ہے اسی طرح آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی مرجع شیعان عالم نے بھی البیان فی تفسیر القرآن ص۱۸۷

طبع بیروت میں روایات تحریف کو ناقابل اعتقاد و ضعیف و غیر مستند قرار دیا ہے اگر شیعوں میں روایات تحریف ہیں تو اہل سنت کی کتاب الاتقان سیوطی صـ۲۵ درمنثور سیوطی جلد اول صـ۳۰۲ جلد ۵ صـ ۲۲ میں کثرت سے روایات تحریف موجود ہیں بلکہ سنن ابن ماجہ صـ۱۴۱ پر حضرت عائشہ کا قول منقول ہے نزلت آیۃ الرجم و رضاعۃ الکبیر عشراً ولقد کان فی صحیفۃ تحت سریری فلما مات رسول اللہ وتشاغلنا بموتہ دخل داجن فاکلھا رجم اور بڑے بچے کو دس مرتبہ دودھ پلانے کے متعلق آیت اتری تھی جو میری چارپائی کے نیچے ایک کاپی میں تھی کہ حضرت رسولؐ وفات پا گئے اور ہم ان کی موت میں مشغول ہو گئے اور بکری آئی اور وہ کاپی کھا گئی اگر محض شیعہ کتب میں روایات تحریف ہونے کی وجہ سے بقول چند نام نہاد مفتیوں کے شیعہ کافر ہو گئے تو براہ کرم وہ حضرت عائشہ کے بارے میں بھی فتویٰ لگائیں جن کے بقول چند آیات کی کاپی بکری کھا گئی کیا یہ تحریف نہیں ہے ؟

الحمد للہ آج قرآن مجید کے متعدد قلمی نسخے جناب امیر المومنینؑ حضرت امام حسنؑ حضرت امام حسینؑ حضرت زین العابدین حضرت امام جعفر صادقؑ حضرت امام رضاؑ کے قلم مبارک سے لکھے ہوئے ابھی تک کتابخانہ قدس مشہد مقدس ایران میں محفوظ ہیں جن کی ترتیب بعینہ موجودہ متداول قرآن کے عین مطابق ہے پھر ان روایات پر عمل کیونکر کیا جا سکتا ہے جو قرآن و سنت و مسلمان و ضروریات دین کے خلاف اور شاذ ہیں۔ شیعہ اسی قرآن کو کلام اللہ مانتے ہیں جو ہر مسلمان کے ہاں موجود ہے اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ شیعوں کا کوئی علیحدہ قرآن ہے تو وہ پیش کر کے دکھائے۔

باقی رہا صـ۹ پر یہ دعویٰ کہ رافضی کا حافظ قرآن ہونا ناممکن ہے تو یہ حضرات شیعہ مدارس میں جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ الحمد للہ آج ہمارے تمام دینی مدارس میں حافظین قرآن موجود ہیں اور طلبہ قرآن حفظ کرنے میں مصروف ہیں ہاں البتہ فصل الخطاب میرزا

حسین نوری پر بڑا زور دیا جاتا ہے حالانکہ کسی ایک عالم کا ذاتی قول پورے مذہب کی ترجمانی
نہیں ہوتا اگر یہی بات ہے تو عبداللہ بن عمر کے متعلق کیا کہا جائے گا جن کا الاتقان جلد ۲ صفحہ
در منثور جلد اوّل صفحہ ۱۰۶ میں موجود ہے لیقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ وما
یدریہ ماکلہ قد ذھب منہ قرآن کثیر تم میں سے کوئی یہ ضرور کہے گا کہ میں نے سارا
قرآن لے لیا ہے حالانکہ اس کو کیا خبر کہ سارا قرآن کیا ہے کیونکہ قرآن کا کثیر حصہ تو تلف
ہو گیا۔ اخبار آحاد پر فریقین میں کوئی عقیدہ قائم نہیں ہو سکتا صفحہ ۱ پر جن گیارہ علماء
شیعہ کو معتقد تحریف کہا گیا ہے یہ معتقد تحریف نہیں البتہ ان کی کتب میں اگر ایسی آحاد
روایات وارد ہیں تو اس سے زیادہ الاتقان سیوطی اور در منثور میں بھی وارد ہیں مگر ہم
علماء اہل سنت کے متعلق اخلاق سے گری ہوئی زبان استعمال کرنا اسلام کے منافی سمجھتے
ہیں اتنا تو مولانا محمد نافع حنفی جامع محمدی جھنگ بھی مانتے ہیں کہ قائل ہونا اور ناقل ہونا
دو مختلف چیزیں ہیں نقل میں ہر رطب و یابس شامل کر دیا جاتا ہے مگر قائل ہونا کسی دلیل
کی بناء پر ہوتا ہے بعض مورخین نے ایسی روایات نقل کر دی ہیں تو اس سے یہ کب ثابت
ہوا کہ وہ قائل بھی ہیں (الدین الخالص صفحہ ۱۳۱) پھر شیعہ ناقلان روایات پر کفر کے فتویٰ کا مطالبہ
کریں؟ اس موضوع پر تفصیل کے لئے مسئلہ تحریف قرآن مولانا طالب حسین کرپالوی کا مطالعہ
کیجئے جو ہر لحاظ سے مدلل اور جامع ہے صفحہ ۱۳ پر جو علماء شیعہ سے سوال پوچھا گیا ہے کہ وہ
مومن ہیں یا کافر تو ہم یہی سوال علماء اہل سنت سے پوچھ سکتے ہیں کہ قائلین تحریف صحابہ
حضرت عائشہ عبداللہ بن عمر ابن مسعود ابن کعب مسلمہ بن مخلد جن سے سیوطی نے تحریف
کا قول نقل کیا ہے یہ ان کے نزدیک مومن ہیں یا کافر فما ھو جوابکم فھو جوابنا

مسئلہ ختمِ نبوت اور شیعہ

مذکورہ پمفلٹ میں جگہ جگہ اس الزام کو دہرایا گیا ہے کہ شیعہ ختم نبوت کے قائل نہیں
مگر اس دعویٰ کے ثبوت میں کسی شیعہ کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا حالانکہ شیعوں
امام ہشتم حضرت علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام کا ارشاد موجود ہے شریعۃ محمد الی
القیامۃ ولا نبی بعدہ الی یوم القیامۃ فمن ادعی بعدہ نبوۃ او اتی بعد
قرآن بکتاب فدمہ مباح لکل من سمع منہ تفسیر برہان جلد سوم ص ۱۰۱
قدیم محمدؐ کی شریعت قیامت تک باقی ہے اور ان کے بعد تا قیامت کوئی نبی نہیں آئیگا
ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا قرآن کے بعد کوئی کتاب کو الہامی طور پر پیش کرے
اس شخص کے لئے ان کا خون حلال ہے جو اس سے یہ دعویٰ سُن لے "شیعہ حضرات
نبوت کے منکر کو صرف کافر نہیں کہتے بلکہ واجب القتل بھی سمجھتے ہیں" ہماری تمام
ب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے ۔ ملاحظہ ہو احکام الشیعہ رسالہ عملیہ آیۃ اللہ العظمیٰ میرزا
ن الاحقاقی دام ظلہ مطبوعہ جامع الثقلین ملتان

اصحاب وازواج کے متعلق شیعہ عقیدہ

شیعوں پر پھر یہ الزام دہرایا گیا ہے کہ یہ اصحاب وازواج کے منکر ہیں حالانکہ
بعہ مسلک اصحاب وازواج کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو قرآن مجید کے عین
طابق ہے اور ہم فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ قصہ افک جو بخاری میں موجود ہے کہ حضرت عائشہ
ناشائستہ تہمت لگائی گئی لیکن شیعہ کتب میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ تمام علماء
لیعہ حضرت عائشہ پر ستم روا رکھنے والے کو دشمن اسلام سمجھتے ہیں صحابہ کے متعلق حضرت امام
فر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان موجود ہے اعلموا ان اللہ اختار لنبیہ عن اصحابہ

طائفة اکرمهم باجلّ الکرامة و النطق لسان نبیّه محمد بفضائلهو ومنا
قبهو وکراماتهو واعتقد محبّتهو واذکر فضلهو واحذر مجالسة اهل
البدع فانها تنبت فی القلب کفراً وضلالاً مبیناً مصباح الشریعہ صہ ۶۸ طبع بیروت
یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے لئے صحابہ کا ایک گروہ منتخب کیا اور اپنے نبیؐ کی زبان
سے ان کے فضائل و کرامات و مناقب کہلوائے پس تم ان کی محبت کا اعتقاد رکھو اور ان
کی فضیلت کا ذکر کرو اور اہل بدعت کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ دل میں کفر و گمراہی پیدا
کرتی ہے لہٰذا شیعہ مسلک میں صحابہ کرام کے بارے میں وہی عقیدہ معتبر ہے جو کہ آئمہ اہل
بیت علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے تاہم شیعہ صحابہ کے حق میں غلو و افراط نہیں رکھتے
اور ان کا اعتقاد اعتدال پر قائم ہے۔

تقیہ

اہلِ سنّت نے عموماً شیعوں کے خلاف تقیہ کو خوب ہوا دی حالانکہ تقیہ کے متعلق
شیعہ مسلک بالکل وہی ہے جو اہلِ سنّت ہیں ہے طبری نے کہا ہے قال اصحابنا انھا
جائزۃ فی الاحوال کلھا عند الضرورۃ ہمارے اصحاب اہلِ سنّت نے کہا ہے کہ
ضرورت کے وقت تمام حالات میں تقیہ جائز ہے صحیح بخاری میں ابوداؤد کا قول
منقول ہے انا لنکشر فی وجوہ قوم و قلوبنا تلعنھو ہم ایسے لوگوں کے سامنے
ہنس کر بات کرتے ہیں جبکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے ہیں نیز بخاری میں حسن بصری
سے منقول ہے التقیۃ عند الخوف علی النفس الی یوم القیامۃ نفس پر خوف
کے وقت تقیہ قیامت تک جائز ہے مسیلمہ کذّاب کے سامنے دو صحابیوں نے تقیہ کیا
ملاحظہ ہو ان کی کتب تفسیر ابن کثیر جلد اوّل صہ ۳۵۷ تفسیر خازن بغدادی لباب التاویل
جلد اوّل صہ ۲۸۲ تفسیر فخر الدین رازی جلد دوم صہ ۴۵۱ طبع مصر نیز شہرستانی نے الملل

والنحل جلد اول صہ ۱۹۴ میں لکھا ہے کہ خوارج تقیہ کے منکر تھے اب اہل سنت خود فیصلہ کریں کہ ان کو صحابہ کرام کی اتباع کرنی چاہیئے یا خوارج کی جو واضح طور پر صحابہ و اہل بیتؑ کو معاذاللہ کافر کہتے ہیں۔

متعہ

متعہ کے متعلق شیعوں کے خلاف جو نفرت پھیلائی جاتی ہے اس کے بارے میں صرف اتنا عرض ہے کہ شیعوں کے نزدیک متعہ ایک شرعی نکاح ہے جیسا کہ اہل سنت کے امام مالک اور امام احمد بن حنبل بھی متعہ کے جواز کے قائل ہیں ملاحظہ ہو الہدایہ شیخ الاسلام مرغینانی حنفی صہ ۳۸۵ طبع مصر اور تفسیر ابن کثیر جلد اول صہ ۴۷۴ طبع مصر صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی ہمیشہ متعہ کی قائل رہی جن میں ابن عباس ابی بن کعب جابر بن عبداللہ انصاری عمران بن حصین عبداللہ بن مسعود زید بن ثابت سلمہ بن اکوع لہٰذا متعہ کے خلاف بلاوجہ ہنگامہ آرائی سے صحابہ کی توہین ہی ہو سکتی ہے حوالہ جات مذکورہ المحبّر ابن حبیب بغدادی صہ ۲۸۹ صحیح مسلم جلد ۴ صہ ۱۴۱ مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صہ ۳۲۵ سنن بیہقی جلد ۷ صہ ۲۰۶ تفسیر طبری جلد ۵ صہ ۹ تفسیر قرطبی جلد ۵ صہ ۱۳۰ کتب اہل سنت لہٰذا جب صحابہ کرام اور آئمہ اربعہ میں سے دو امام مالک اور احمد بھی شیعہ مسلک کے حامی ہیں تو پھر یہ الزام محض شیعوں پر کیوں تھوپا جاتا ہے

بداء

ارباب دانش جانتے ہیں کہ یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر کام سے فارغ ہو چکا ہے اس نے جو کرنا تھا وہ کر چکا ہے جبکہ قرآن مجید نے ان کے اس غلط عقیدہ کی نفی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کل یوم ہو فی شان وہ ہر روز کسی کام میں مشغول ہے یعنی خلق رزق تمریض اماتت اور دیگر تکوینی امور میں اس کا امر جاری و ساری ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت وعندہ ام الکتاب وہ جو چاہتا ہے محو کر رہا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کر رہا ہے کیونکہ اس کے پاس لوح محفوظ ہے اور اسی عقیدہ کا نام بدا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے امور کا ظاہر ہوا جیسا کہ ارشاد باری ہے بدالھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون ان کے لئے اللہ کی طرف سے وہ کچھ ظاہر ہوا جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے، چنانچہ یہی وجہ ہے ایک انسان کی عمر کم ہوتی ہے مگر کسی نیکی کی وجہ سے اس کی عمر بڑھا دی جاتی ہے اور کسی عمر زیادہ ہوتی ہے مگر کوئی گناہ ایسا سرزد ہوتا ہے جس سے کم ہو جاتی ہے، اہل سنّت کی کتب میں آنحضرت ص کا یہ ارشاد موجود ہے الصدقۃ والصلۃ تعمران الدیار و تزیدان فی الاعمار صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا گھروں کو آباد کرتا ہے اور عمروں کو بڑھاتا ہے تفسیر کشاف زمخشری جلد ۳ ص ۲۷۱ چنانچہ نہایہ ابن اثیر جزری جو لغت حدیث کی اہل سنت میں مشہور کتاب ہے اس میں مادر زاد اندھے اعمیٰ یا صاحب برص ابرص کے متعلق آنحضرت ص کا ارشاد موجود ہے۔ بدا اللہ ان یبتلیھو جس کا ترجمہ اہل حدیث کے مشہور عالم وحید الزمان حیدر آبادی نے انوار اللغۃ جلد اول ص ۳۳ پر یوں کیا ہے کہ اللہ کو یہی منظور ہوا کہ ان کی آزمائش کرے اس کی تفصیل علامہ مجلسی نے جلد چہارم جدید بحار الانوار ص ۱۲۴ میں فرمائی ہے نیز امام خمینی نے کشف اسرار ص ۸۷ پر اس کے متعلق کافی وضاحت کی ہے اور کتب فریقین

ے اس کو ثابت کیا ہے اور اب مقام انصاف ہے کہ جو عقیدہ ہم یہود کے عقائد
کے خلاف ان کی تکذیب میں رکھتے ہیں اہل سنت کو اس میں یہود کی بجائے شیعوں
کی حمایت کرنی چاہیئے تھی مگر افسوس کہ انہوں نے عقیدہ یہود کی بجائے شیعوں کی مخالفت
ائے مخالفت جاری کردی ۔

اِمامت اور ختمِ نبوت کا فرق

صد ۲۷ پر منظور احمد نعمانی کا یہ خود ساختہ فتویٰ لکھا گیا ہے کہ شیعوں میں نبوت
م نہیں ہوئی بلکہ امامت کے عنوان سے جاری ہے گویا انہوں نے یہ تاثر دینے کی
شش کی ہے کہ شیعہ کا عقیدہ امامت ختم نبوت کے منافی ہے حالانکہ نعمانی صاحب
شیعہ کتب سے آشنا ہوتے تو ایسی بڑ نہ ملنتے علامہ شیخ مفیدؒ تصحیح الاعتقاد
ں یہ لکھ چکے ہیں جو شخص آئمہ میں سے کسی کو انبیاء میں سے سمجھے وہ غالی ہے اور آئمہ نے
شخص پر کفر و قتل کا حکم لگایا ہے بحار سابع صد ۲۶۴ کافی جلد اول صد ۲۱۱ میں امام جعفر صادقؑ
منقول ہے ان اللہ ختم بنبیکم النبیین فلا نبی بعدہ ابداً وختم بکتابکم
تب فلا کتاب بعدہ ابداً اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر انبیاء کو ختم کر دیا اور ان
بعد ہمیشہ کے لئے کوئی بھی نبی نہیں ہو گا اور تمہاری کتاب پر الہامیہ کو ختم کر دیا اس
بعد ہمیشہ کے لئے کوئی الہامی کتاب نہ ہوگی ۔ جہاں تک امامت کے کمالات کا تعلق ہے
ی حد تک اس سے بڑھ کر اہل سنت بھی مانتے ہیں مثلاً بخاری جلد ۲ صد ۱۷۱ میں
ریرہ سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا گذشتہ اُمتوں میں محدث ہوئے تھے اور
ں امت کے محدث عمر بن خطاب ہیں یہی مسلم میں بھی ہے اور تمام شارحین نے لکھا
محدث وہ ہوتا ہے جس پر الہام ہو ملاحظہ ہو مشکل الآثار طحاوی جلد ۲ صفہ ۲۵۷
بزرگوں نے حضرت عمر بن خطاب کو الہام کے ساتھ موصوف ہونے لکھا

عقیدہ رکھ لیا تو ختم نبوت ہاتھ سے نہ گئی اور عقیدہ امامت جس کو کسی طرح بھی نبوت سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا لہٰذا وہ نبوت کس طرح ہو سکتی ہے شیعہ آئمہ کو آنحضرتؐ کے خلفاء سمجھتے ہیں انبیاء نہیں سمجھتے۔

علامہؒ مجلسی کے خلاف بہتان

مولوی منظور احمد نعمانی نے بڑی دیدہ دلیری سے مجلسی مرحوم پر یہ بہتان لگایا ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ مرتبہ امامت بالا تر مرتبہ پیغمبری است انہوں نے علامہ مجلسی کی عبارت کے سیاق و سباق کو چھوڑ کر وہی کام کیا ہے جو کسی مسخرے کافر نے کہا تھا کہ مسلمان لا الہ کہہ کر خود ہی اللہ کے منکر ہیں اور اس نے الا اللہ کو چھوڑ دیا۔ علامہ مجلسی کی حیات القلوب جلد سوم باب اول میں یہ عبارت یوں ہے گا ہے بر پیغمبر نیز اطلاق امام می نمایند واز بعضے اخبار معتبر و معلوم می شود کہ مرتبہ امامت بالاتر مرتبہ پیغمبری است چنانچہ حق تعالیٰ بعد از نبوت بحضرت ابراہیم خطاب فرمودہ کہ انی جاعلك للناس اماماً یعنی بعض مقامات پر پیغمبر پر بھی لفظ امام کا بھی اطلاق کیا گیا ہے اور بعض معتبر احادیث سے ثابت ہے اس معنی کے اعتبار سے امامت پیغمبری سے بالا تر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو پیغمبر بنانے کے بعد فرمایا کہ میں تم لوگوں کو امام بنانے والا ہوں اور یہی بات اہل سنت کے امام فخر الدین رازی نے بھی تفسیر کبیر جلد ۳ صہ۴۲ طبع جدید میں لکھ دی ہے کہ اس آیت میں حضرت ابراہیم کو جو امامت دی گئی وہ نبوت کے بعد ملی کیونکہ غیر نبی پر وحی نہیں ہوتی تاکہ اس کو وحی کے ذریعہ سے امامت کی بشارت دی جائے اور تمام اہل تحقیق کے نزدیک یہاں امامت سے مراد نبوت ہے" علامہ مجلسی نے یہاں امامت کو نیابت کے معنی میں نہیں لیا تو لہٰذا اب اگر علامہ مجلسی کی اس تشریح کی وجہ سے شیعہ ختم نبوت کے منکر ہو گئے تو اہل سنت

نے بھی تو اس آیت میں ابراہیمؑ کی امامت کو نبوت سے بالاتر کر دیا ان کا عقیدہ کیسے محفوظ رہا حالانکہ علامہ مجلسی لکھ چکے ہیں کہ آئمہ کو انبیاء کہنے والے دین سے خارج اور غالی ہیں۔

امام خمینی پر بہتان

نعمانی صاحب امام خمینی پر یہ بہتان باندھا ہے کہ وہ امامت کے درجے کو نبوت سے بالاتر سمجھتے ہیں حالانکہ امام خمینی نے کشف الاسرار ص۱۱۲ گفتار امامت میں تفصیل سے ثابت کیا ہے امامت پیغمبر کی تعین اور ان کی نیابت کی بناء ہوتی ہے کہ امام پیغمبر کا نائب ہوتا ہے پھر نعمانی نے امام خمینی کی ایک عبارت جس کا ترجمہ خود یوں کیا ہے "ہمارے مذہب اثناء عشریہ کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے آئمہ کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی رسل بھی نہیں پہنچ سکتا" اس میں امام خمینی نے آئمہ طاہرین کے ایک ایسے مرتبہ اور مقام کا ذکر کیا ہے جو آنحضرتؐ کے باستثناء ملائکہ مقربین اور انبیاءؑ مرسلین کی رسائی سے مافوق ہے حالانکہ ایسا مقام و مرتبہ تو خود اہل سنت کے علماء نے بھی حضرت ابوبکر صدیق کو دے دیا ہے جس تک کسی فرشتہ مقرب اور نبی رسل کی رسائی نہ ہوسکی مثلاً اہل سنت کے عالم شہاب الدین قسطلانی کی کتاب المواہب اللدنیہ کمافی خلاصۃ الانوار المحمدیہ ص۲۲۱ طبع مصر میں ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جب میں شب معراج مقام قاب قوسین تک پہنچا تو مجھ کو وہاں وحشت محسوس ہوئی فعند ذالک نادانی مناد بلغۃ ابی بکر قف ان ربک یصلی پس اس وقت میں نے ابوبکر کی آواز سنی کہ اے محمد یہاں ذرا ٹھہر جاؤ آپ کے رب نماز پڑھ رہے ہیں۔ مقام قاب قوسین جہاں جبرئیل جیسے فرشتۂ مقرب نہ پہنچ سکے وہاں حضرت رسول

گروہ سے پہلے حضرت ابو بکر جا پہنچے جہاں آنحضرت ؐ کے علاوہ کوئی فرشتہ مقرب اور نبی رسل نہ پہنچ سکا مگر باوجود اس کے اہل سنّت کا عقیدہ ختم نبوت محفوظ رہا مگر امام خمینی آئمہ کے متعلق عظیم مرتبہ کے قائل ہونے کے الزام میں کافر ہو گئے جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ کرے عقائد نسفی ص۱۰۸ میں صاف صاف موجود ہے افضل البشر بعد نبینا ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ہمارے نبی ؐ کے بعد تمام بشر سے افضل ابو بکر پھر عثمان ہیں گویا کہ اہل سنّت کے عقیدہ سے آنحضرت ؐ کے بعد تمام انبیاء و ملائکہ و مومنین سے یہ صحابہ ثلاثہ افضل قرار پائے یعنی وہ مقام پا لیا جو کسی فرشتہ مقرب اور نبی رسل کو بھی نہ ملا مگر پھر بھی ان کا عقیدہ ختم نبوت مخدوش نہ رہا اور مارے گئے بیچارے شیعہ جو ہر خود ساختہ مدعی نبوت کو واجب القتل سمجھتے ہیں۔ "کاش کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جاتا۔

امام خمینی کی حکومت میں ایران میں اتحاد بین المسلمین کی خوشگوار فضا موجود ہے۔

پمفلٹ مذکورہ کے آخری صفحہ پر یہ رونا رویا گیا ہے کہ ایران میں خمینی حکومت ایران کے ۳۳ فیصد سنیوں پر ظلم کر رہی ہے اور سنی وہاں ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں اور ایران اہل سنت کے لئے قبرستان اور جیل کی کوٹھڑی بن چکی ہے اور سنیوں پر نماز جماعت کی پابندی ہے اور حکومت نے ان کی مسجد کا چندہ غصب کر لیا یہ تمام کے تمام الزامات سراسر جھوٹ اور بہتان پر مبنی ہیں۔ الحمد اللہ کہ ایرانی سفارت نے ہر کسی کے لئے ایران جانے کی اجازت دے رکھی ہے سنی حضرات یہاں سے خود جا کر وہاں کے حالات بچشم خود دیکھ سکتے ہیں اگر وہاں اہل سنّت پر اس قدر ظلم ہو رہا ہے تو افغانی مہاجرین کی طرح وہاں کے سنی دیگر اسلامی ممالک کی طرف ہجرت کیوں نہیں کر جاتے اور وہاں سنی حضرات کی طرف سے ذرائع ابلاغ آواز احتجاج بلند کیوں نہیں

کرتے۔ جماعت اسلامی کے لیڈر اسعد گیلانی سفر نامہ ایران کے مقدمہ ص۹ پر لکھتے ہیں "میں اس دوران سنیوں پر مظالم قتل و غارت زیادتی شیعہ ازم کی کثرت تہران میں سنیوں کی مسجد نہ بننے دینے کی باتیں کثرت سے سنتا رہا میں نے اس دورے میں ان باتوں کی تصدیق کرنے کی بھی کوشش کی مگر تصدیق نہ کر سکا میں نے محسوس کیا کہ ایسی باتیں کرنے والوں کی اپروچ انقلابی اور نظریاتی کی بجائے گروہی اور فرقہ وارانہ ہے۔" چالیس سے زیادہ سُنی ممالک کے علماء صحافی دانشمند مندوبین بارہا ایران کا تفصیلی دورہ کر چکے ہیں خود پاکستان کے بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث بلکہ بعض متعصب علماء اہل سنت بھی ایران کے شہروں میں جا چکے ہیں محاذ جنگ کے مناظر بھی دیکھ آئے ہیں تو پھر اگر وہاں ایسا ظلم و ستم ہے تو احتجاج کی آواز کھل کر ہر مسجد ہر مدرسہ ہر تنظیم سے کیوں بلند نہیں کی جا رہی اور گمنام اور خفیہ بلکہ جعلی اور خود ساختہ تنظیموں کے نام ایسے پمفلٹ کے ذریعے سے کیوں کی گئی جس کے ناشرین اپنا نام ظاہر کرنے کی اخلاقی جرأت بھی نہ ہو سکی اگر وہ ایسا حال ہے تو چالیس سُنی ممالک کیوں خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ ہاں البتہ ایران میں اسلامی انقلاب کی شاندار کامیابی پر حاسدانہ انداز ہے تو ایسے متعصب ملاؤں کی پرانی عادت ہے حالانکہ اگر غور کیا جائے تو اسلام کی سربلندی کا صحیح پرچار انقلاب اسلامی ایران کے بعد ہی ہو سکا ہے اور پوری دنیا اسلامی اتحاد کو سامراج کے لئے خطرہ سمجھ رہی ہے ہند و پاک کے ان تنگ نظر ملاؤں کو چاہیئے کہ دوسرے ممالک پر حسد کرنے کی بجائے خود یہاں کامیاب اسلامی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کریں۔ تفرقہ پردازی اور تکفیر بازی سے صفوں میں انتشار پھیلا کر انقلاب نہیں لایا جا سکتا۔

انقلاب اسلامی ایران
(عالمی اسلامی رہنماؤں کی نظر میں)

ہم یہاں اہلِ سنّت کے اکابر علماء کے وہ تاثرات پیش کرتے ہیں جو انہوں نے ایران کے اسلامی انقلاب کے متعلق تحریر کئے ہیں۔

(۱) رشید احمد صدیقی صدر یو کے اسلامک مشن برطانیہ لکھتے ہیں۔

"ہفتۂ وحدت میں دنیا کے مختلف چالیس ملکوں سے آئے ہوئے علماء دین نے شرکت کی ان اجتماعات کی یہ خصوصیت تھی کہ بڑی دلنواز اور روح پرور تھی کہ یہاں سُنی شیعہ کی کوئی تخصیص یا تفریق نہ تھی شیعہ سُنی علماء نے ایک دوسرے کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں ہمیں یہ جان کر خوشگوار حیرت ہوئی کہ پورے ایران میں یہی ماحول ہے"

(۲) مولانا محمد فاروق میر واعظ سری نگر مقبوضہ کشمیر لکھتے ہیں۔

"یہ انقلاب خالص اسلامی ہے مسلمانوں کے لئے خدا کا پیغام ہے اس پر کاربند ہونے سے ہر جگہ مسلمان ایسا انقلاب برپا کر سکتے ہیں"۔

(۳) ظفر علی شاہ امام مسجد جامع المدینہ واٹر لوڈر انگلینڈ لکھتے ہیں۔

"میں ایرانی انقلاب سے متاثر ہوا ہوں اللہ اسلامی نظام قائم کرنے والوں کو مزید توفیق عطا فرمائے"۔

(۴) پیر دیول شریف راولپنڈی لکھتے ہیں۔

"میں نے ایران میں اہلِ ایران کو سراسر جذبۂ اسلام میں سرشار دیکھا یہ وہ تحریک ہے جس کے قائد حضرت امام خمینی ہیں جنہوں نے تاریخ ایران کا نقشہ بدل دیا"

(۵) میاں محمد اسماعیل قریشی پشاور لکھتے ہیں۔

"اس انقلاب نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر باری تعالیٰ تمام عالم اسلام کو متحد کردے

توخلافت راشدہ کی یاد تازہ ہوسکتی ہے۔"

(۶) مولانا محمد تمیز الدین امام مرکزی مسجد ڈھاکہ لکھتے ہیں۔

" ایران میں اسلامی انقلاب ایک قابل تقلید نمونہ ہے اس میں علماء کرام کی عزت افزائی اور قدر دانی کا اہم کردار ہے اس نے سنی شیعہ اختلافات کو کافی حد تک ختم کر دیا ہے اب یہ دو متحارب اسلامی گروہ ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں ہم سب کو اس پر عمل کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۷) مولانا محمد ضیاء الحق دہلی انڈیا لکھتے ہیں کہ

" ایران کا انقلاب یقیناً حیرت انگیز ہے یہاں علماء برسر اقتدار ہیں اور دنیا کی نگاہیں ایران پر لگی ہوئی ہیں کہ وہ کس طرح اسلامی احکام نافذ کرتے ہیں۔

(۸) مولانا عزیز الرحمان ناظم اتحاد العلماء کوئٹہ لکھتے ہیں۔

" یہ ریاست قرآن و سنت کی بنیاد پر قائم ہے اسلئے یہ ایک اسلامی ریاست ہے۔"

(۹) مولانا شیخ عبداللہ دارالسلام تنزانیہ افریقہ لکھتے ہیں۔

" امام خمینی تمام دنیا کے مسلمانوں کے قائد ہیں کاش کہ عرب ممالک امام خمینی سے لڑنے کی بجائے اسرائیل کے خلاف کام کرتے اسرائیل کے خلاف لڑنے کے لئے امام خمینی اور ایران سے زیادہ موزوں کوئی قوم نہیں ہے۔

(۱۰) مولانا شیخ احمد سلیم عالم اہل سنت لبنان لکھتے ہیں۔

" میں ایران کو خالص اسلامی انقلاب سمجھتا ہوں اگر کچھ غلط فہمی تھی تو وہ ایران آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر دور ہو گئی ہے اللہ دوسرے ممالک کے مسلمانوں کو بھی یہ فریضہ ادا کرنے کی توفیق دے۔